REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

19

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
خطبہ نمبر ۵ ”
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵ ”

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

یوم جمعہ

فی پرچہ ۔ ۱۰ نئے پیسے

الفضل ربوہ

۳ صفر ۱۳۸۲ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۶ وفا ۱۳۴۱ ہش ۔ ۶ جولائی ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۱۵۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۵ جولائی بوقت ½۷ بجے صبح

کل اللہ تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی رہی ۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ جولائی ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے جیسی ہی ہے ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین ۔

چند قابل توجہ امور برائے زمیندار احباب

— ملخص از ہدایات سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ —

(۱) تحریک جدید کے زیر انتظام دنیا کے کونے کونے میں تبلیغ اسلام ہو رہی ہے ۔ اس کے لئے مالی قربانی کا تقاضا اولین موقعہ پر پورا کرنا چاہئے فاستبقوا الخیرات اس کے پیش نظر چندہ تحریک جدید ہر سال زیادہ سے زیادہ فصل ربیع (ہاڑی) پر ادا کر دیا جائے ۔ اسے فصل خریف (ساؤنی) تک ملتوی رکھنا کئی قسم کے نقصانات کا باعث ہوتا ہے ۔

(۲) چندہ تحریک جدید کسی شخص کی مالی حیثیت سے کم نہ ہونا چاہیئے ۔ اس چندہ کی اقل ترین پسندیدہ مقدار سالانہ آمد کے ساٹھویں حصہ کے برابر ہے ۔

(۳) اس مالی جہاد میں گھر کے تمام افراد کو شامل کیا جائے خواہ بچے ہوں یا بوڑھے ۔ مرد ہوں یا عورتیں ۔ اس میں ہر احمدی کی شمولیت ضروری ہے ۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ ہے

نماز میں ایسے طریق سے کھڑے ہو کہ فی الواقعہ تم خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو

”استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو ۔ موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے جب انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اپنا فضل کرتا ہے ۔ جس وقت انسان اللہ تعالےٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے ۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا بھی اقرار کرے ۔ لیکن پھر بھی جب اسے موقعہ ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے ۔ یہ خدا تعالےٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا اور رجوع برحمت فرماتا ہے اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے ۔ اور اس گناہ کی سزا کو معاف کر دیتا ہے ۔ اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے ۔ نماز سنوار کر پڑھو ۔ خدا تعالیٰ جو یہاں ہے وہاں بھی ہے ۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو تمہارے دلوں میں رقّت اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ ۔ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہیئے ۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالےٰ راضی ہوگا یا ناراض نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے ۔ خدا تعالےٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے ۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جائیں یا مُرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں ۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں ۔ یہ کچھ نہیں ۔

نماز خدا تعالےٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالےٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے ۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا ۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو ۔ کھڑے ہو تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالےٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو ۔“

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ جون ۱۹۶۲ء

اتحاد بین المسلمین

دین میں فرقہ بندی کی وجہ یہ ہے کہ بہت سے دانشمندان زمانہ جیسا کہ آجکل بھی موجود ہیں ہر زمانہ میں اپنی عقل کے ڈھکوسلوں کو بدعات کی صورت میں دین میں داخل کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کا کوئی مبعوث بندہ جسے اس خس و خاشاک کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق بھیجتا رہا ہے یہ دانشمند اپنی عقل کے اسلحہ کو لیکر اس کے برخلاف اٹھ کھڑے ہوتے رہے ہیں جیسا کہ آجکل مثلاً مودودی صاحب پرویز صاحب اور اسی قسم کے دوسرے اہل علم حضرات ہیں جو پرانے دانشمندوں کی عقایدی بدعات کو لیکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلہ میں اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔

اس لئے ہم کو پورا پورا یقین ہے کہ آج اگر بقول طلوع اسلام تمام اہل علم حضرات قرآن کریم پر ہی اتحاد کر لیں تو ان کے لئے کوئی چارہ نہیں رہتا کہ وہ اپنی اپنی دانش کے پھول بکھیرنے کی بجائے اس زمانے کے حکم و عدل کے سامنے سر نہ خم کر دیں کیونکہ مسلمانوں میں دینی اتحاد کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کو کہ انا لہ لحافظون معمولی نہ سمجھیں بلکہ اس کی روشنی میں تاریخ اسلام کا مطالعہ کریں تو ہم کو صاف نظر آئیگا کہ اللہ تعالیٰ کے مبعوث کردہ مجددین اور ان کی جماعتیں ہی وہ لوگ ہیں جو دین کے چشمہ صافی کو اپنے اپنے وقت میں اپنے اپنے ماحول اور ضروریات کے مطابق عقلمندوں کی عقلمندیوں سے صاف رکھتے چلے آئے ہیں۔ اور جو لوگ بطور خود محض اپنے علم اور عقل کے بل پر بطور مصلحین کھڑے ہوتے رہے ہیں اور مجددین کی جماعتوں سے الگ رہتے رہے ہیں وہی فرقہ بندیوں کے موجب ہوئے ہیں اور بھانت بھانت کی بولیاں بول کر قرآن کریم سنت رسول اللہ اور احادیث نبوی کی من بھاتی اور خود ساختہ تاویلیں کر کے اللہ تعالیٰ کے سیدھے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کرتے رہے ہیں۔

اتحاد بین المسلمین کا مسئلہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے اتنا اہم کہ جیسا کہ ہم ابھی دکھائینگے قرآن کریم نے بڑی وضاحت سے اس مسئلہ کی اہمیت کو بیان کیا ہے اور فطرتاً یہ مسئلہ مسلمانوں میں شروع ہی سے چلا آ رہا ہے۔

کیونکہ چھوٹے یا بڑے پیمانے پر خود مسلمانوں میں افتراق اور اختلاف شروع سے ہی رہا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ جس زمانہ میں اتحاد و اتفاق کی روح مضبوط اور طاقتور ثابت ہوئی ہے مسلمانوں کو افتراق اور اختلاف کا زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ مگر تاریخ اسلام کے بعض مواقع ایسے بھی آئے ہیں کہ اس سے مسلمانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے ہم گذشتہ واقعات کو یہاں دہرانا نہیں چاہتے۔ صرف اپنے زمانہ کا ذکر کرتے ہیں کہ آج مسلمانوں میں فرقہ بندی اور بعض مغربی اثرات کی وجہ سے اتحاد و اتفاق کی روح بالکل مردہ ہو گئی ہے اور ہر طرف سے آوازیں بلند ہو رہی ہیں کہ مسلمانوں کی نکبت اور زوال کا سبب ان میں باہمی عدم اتحاد ہی ہے یہ مصیبت اس لئے بھی بہت بڑی بن گئی ہے کہ اسلامی اقوام مادی ساز و سامان کے لحاظ سے یورپ اور دوسری غیر اقوام کے مقابلہ میں تقریباً صفر کے مقام پر پہنچ چکی ہیں افراد تو افراد اقوام کی اقوام اپنی مادی ضروریات کے لئے مغربی اقوام کی محتاج ہیں خواہ کوئی اسلامی ملک بظاہر بالکل آزاد ہی کیوں نہ کہلاتا ہو۔ مغربی تیندوے کے تاروں سے ضرور کہیں نہ کہیں الجھا ہوا ہے۔

یہ تو مسلمانوں کی بین الاقوامی حالت ہے غضب تو یہ ہے کہ ایک بھی اسلامی ملک ایسا نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی بیشلسٹ ہی کیوں نہ ہو چکا ہو جس میں مختلف متحارب فریق نہ پائے جاتے ہوں اور یہ حیرتناک ہے کہ اس زمانہ میں بھی شاید صرف مسلمانوں میں اکثر ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو محض ذاتی اقتدار و مفاد کی خاطر تمام ملک کے مفادات کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ یہ بوکھلاہٹ ایک یا دو ملکوں میں نہیں ہے بلکہ قریب قریب تمام اسلامی کہلانے والے ممالک میں موجود ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ان ممالک میں دوسروں کی مدد کے باوجود بھی نہ اقتصادی حالت اور نہ سیاسی حالت میں سکون ہے الغرض وہ عالم ہو رہا ہے جس کو اسلامی اصطلاح میں نفسا نفسی کہا جا سکتا ہے۔

افراد سے افراد بدل جانے کو تیار
اقوام کو اقوام نگل جانے کو تیار

الغرض یہ زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ مسلمانوں کا آئینہ اتحاد و اتفاق بالکل پارہ پارہ ہو چکا ہے اور کسی آئینہ سازی سے اسکو جوڑنا آج نہایت مشکل ہو گیا ہے تاہم یہ بات کسی قدر اطمینان دلاتی ہے کہ بعض حساس طبیعتیں شروع ہی سے اس قیامت خیز حالت کو محسوس کرتی رہی ہیں اور آوازیں بلند کرتے رہے ہیں تا آنکہ اب کوئی طالع آزما مصلح جو بھی اٹھتا ہے وہ "اتحاد" "اتحاد" کا نعرہ بلند کرتا ہوا اٹھتا ہے کہنے کو تو سب یہی کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں اتحاد ہونا چاہیئے اور بعض لوگ اس کی تجاویز بھی پیش کرتے ہیں مگر نہ تو کوئی اتحاد کرتا ہے اور نہ اتحاد کا میدان صاف رہنے دیتا ہے بلکہ ہر کوئی "تو تو اور میں میں" کے جال میں گرفتار ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں مسلمانوں کی اس حالت کا نقشہ بھی خاص کر سورہ صف میں اس طرح کھینچا ہے

یا یھا الذین امنوا لم تقولون
مالا تفعلون کبر مقتاً عند اللہ
ان تقولوا مالا تفعلون

یعنی اے مسلمانو تم کیوں ایسی باتیں کہتے ہو جو کرتے نہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے کہ تم وہ کہو جو کرتے نہیں اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا ہے کہ وہ کیا بات ہے جو اگرچہ سب کی زبانوں سے نعرہ بن کر نکل رہی ہے مگر اس پر کوئی عمل پیرا نہیں ہوتا۔ فرماتا ہے:-

ان اللہ یحب الذین یقاتلون
فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان
مرصوص۔

یعنی اللہ تعالیٰ تو ان لوگوں کو محبت کرتا ہے جو اسکی راہ میں اس طرح صف باندھ کر کہ گویا وہ ایک سیسہ پلائی عمارت ہے جہاد کرتے ہیں۔

آج دنیا پر نظر ڈالئے کیا اسلام جابر اقوام کے نرغہ میں نہیں گھرا ہوا؟ کیا آج اللہ کی راہ میں متفق اور متحد ہو کر جہاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے؟ اگر ہے تو سن لو! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ سب مسلمان متفق و متحد ہو کر دشمن کا مقابلہ کریں۔ تم بھی یہی کہتے ہو مگر جو کہتے ہو اس پر عمل نہیں کرتے اور یہی بات تو اللہ کے نزدیک بہت بڑی ہے دیکھو کتنی وضاحت سے اللہ تعالیٰ نے موجودہ مسلمانوں کا نقشہ کھینچا ہے۔ کیا یہ موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ نہیں ہے؟ مولوی مولوی سے اور مسٹر مسٹر سے دست و گریبان ہے ایک عالم کہتا ہے تو کافر ہے۔ دوسرا کہتا ہے تو "کافر" ہے۔ ایک کہتا ہے فلاں کو مرتد قرار دیکر مسلمانوں ہی سے نکال دو۔ دوسرا کہتا ہے تو فتنہ عظیم ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ بھائیو اللہ تعالیٰ کی آواز سنو وہ کہتا ہے۔

ان اللہ یحب الذین یقاتلون
فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان
مرصوص۔

(باقی صفحہ پر)

زندہ جہان و زندگی جاوداں کی بات

یہ قادیاں کی بات ہے دارالاماں کی بات
زندہ جہان و زندگیٔ جاوداں کی بات
چلتی نہیں زمیں کی کوئی آسماں پر
ٹلتی نہیں زمیں پہ مگر آسماں کی بات
اپنی نہیں ہے اور کسی اور کی نہیں
ہے مصطفٰے کی بات مسیح زماں کی بات
اس کا ثواب سود ہے اس کا زیاں گنہ
مومن کے واسطے ہے یہ سود و زیاں کی بات
اُسکا ثبوت آج بھی تنویر ہے کلام
ہے پاستاں کی بات فقط داستاں کی بات

(تنویر)

20

تجارتی بددیانتی اور اس کے مہلک اثرات

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سورۃ الشعراء کی آیت وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ کی تفسیر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:-

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دوسروں کو پیمانہ بھر کر دیا کرو اور لوگوں کو نقصان پہنچانے والے مت بنو اور ترازو کی ڈنڈی بھی سیدھی رکھا کرو۔ اور انہیں جائز حق سے کم مت دیا کرو۔ اور ملک میں فتنہ و فساد سے کلی طور پر مجتنب رہو۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم میں شرک کے علاوہ تجارتی بددیانتی کا بھی بڑا زور تھا۔ چونکہ ان لوگوں کا گزارا زیادہ تر تجارت پر تھا اس لئے وہ دھوکا اور فریب سے کام لینے لگ گئے۔ وہ اول تو وزن میں کمی کر دیتے تھے۔ جس کے لئے ممکن ہے انہوں نے مختلف قسم کے باٹ رکھے ہوئے ہوں۔ اشیاء لیتے وقت اور قسم کے بٹے استعمال کرتے ہوں اور دیتے وقت اور قسم کے بٹوں سے وزن کرتے ہوں۔ پھر وہ ڈنڈی مارنے میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ اور ماپ اور تول دونوں میں لوگوں کو لوٹنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں تجارتی بددیانتی سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ مگر وہ لوگ جنہیں حرام مال کھانے کی چاٹ لگ گئی تھی۔ اس سے کب باز آنے والے تھے۔ انہوں نے اور بھی اپنے ہتھکنڈے شروع کر دیئے۔ اور آخر وہ وقت آیا جبکہ ان کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ اور آسمان سے عذاب کے فرشتے ان کی تباہی کے لئے نازل ہو گئے۔

افسوس ہے کہ یہ مرض اس زمانہ میں بھی بڑے زوروں پر ہے۔ اور دیانت ہمارے ملک سے اس حد تک اٹھ چکی ہے۔ کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ دوسرے کو جس حد تک ممکن ہو لوٹے اور نقصان پہنچائے۔ گاہک چاہتے ہیں کہ دوکاندار کم قیمت وصول کریں اور دوکاندار اس کا علاج یہ سوچتے ہیں کہ وہ ناقص اور گندی چیزیں کم قیمت پر گاہکوں کو دے دیتے ہیں۔ میں تو سودا لینے نہیں جاتا۔ لیکن چونکہ سودے ہمارے گھروں میں آتے رہتے ہیں اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ سودوں میں بالعموم دیانت سے کام نہیں لیا جاتا۔ آٹے میں مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اور کھانڈ اور شکر میں بھی بہت کچھ میل اور گند ہوتا ہے۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں جو فوراً نظر آ جاتی ہیں چنانچہ کھانڈ کے ہر چمچہ میں انسان اگر آنکھیں کھول کر دیکھے تو اسے بہت سی مٹی ملی ہوئی دکھائی دے گی۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وزن زیادہ کرنے کے لئے مٹی ملائی جاتی ہے۔ اسی طرح آٹے میں ریت اور مٹی ہوتی ہے۔ دانت کے نیچے آٹے کو ذرا چبا کر دیکھو تو فوراً اس سے کرکر کی آواز آنے لگے گی۔ عام طور پر ہمارے ملک میں لوگ اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتے۔ حالانکہ اگر وہ لقمہ چبا چبا کر کھانے کی عادت رکھتے۔ تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ آٹا نہیں کھا رہے بلکہ گند کھا رہے ہیں۔ نوے فیصدی آٹا ایسا ہوتا ہے جس میں کرک ہوتی ہے۔ ذرا اسے دانتوں کے نیچے دباؤ تو کرکر کی آواز آنے لگ جائے گی۔ اور یہ صحت کے لئے سخت مضر ہوتا ہے۔ پھر یہ دھوکا بازی بھی ہے کہ دوکاندار قیمت خالص آٹے کی وصول کرتے ہیں اور آٹا وہ دیتے ہیں۔ جس میں ریت اور مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ بددیانتی صرف اس چیز کا نام نہیں کہ تم کسی کا ناحق روپیہ لے لیتے ہو۔ بلکہ بددیانتی اس بات کا بھی نام ہے کہ تم کسی کی کوڑی اٹھا لیتے ہو۔ اسی طرح بددیانتی صرف اس کا نام نہیں کہ تم ۹۵ فیصدی آٹا اور ۵ فیصدی مٹی ملا کر دو۔ بلکہ اگر تم ۹۸ فیصدی آٹا اور ۲ فیصدی آٹا ملاتے ہو یا ننانوے فیصدی آٹا اور ایک فیصدی مٹی ملاتے ہو یا ساڑھے ننانوے فیصدی آٹا اور نصف فیصدی مٹی ملاتے ہو۔ بلکہ اگر تم ۹۹۹ حصہ آٹا اور $\frac{1}{1000}$ حصہ مٹی ملاتے ہو۔ تو وہ بھی ویسی ہی بددیانتی اور گندی عادت ہے۔ جیسے ۵ فیصدی مٹی ملانا۔ نیکی اور بدی دل سے تعلق رکھتی ہے۔ جس طرح اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں اخلاص سے ایک پیسہ دیتا ہے۔ اور وہ یہ امید رکھتا ہے کہ اس کا ایک پیسہ امیر آدمی کے ایک لاکھ روپیہ سے کم نہ سمجھا جائے۔ اور وہ اخلاص سے ایک پیسہ دے کر سمجھتا ہے کہ اس نے ایک لاکھ روپیہ دینے والے جیسی قربانی کی ہے۔ تو اسی طرح اگر کوئی شخص ۵ فیصدی ٹھگی کرتا ہے تو وہ بھی ٹھگ ہے۔ اور جو $\frac{1}{1000}$ حصہ کی ٹھگی کرتا ہے۔ وہ بھی ویسا ہی ٹھگ ہے۔ جس طرح نیکی کی جزا نیت پر ہے۔ اسی طرح بدی کی سزا بھی نیت پر ہے جس طرح اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی راہ میں ایک غریب نے اخلاص سے ایک پیسہ دیا۔ اور دوسرے امیر نے ایک لاکھ روپیہ دیا۔ بلکہ وہ اخلاص دیکھتا ہے۔ اور اس کے مطابق جزا دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھے گا کہ ایک نے ۵ فیصدی ٹھگی کی ہے اور دوسرے نے آدھ فیصدی بلکہ وہ کہے گا کہ دونوں نے ٹھگی کی ہے۔ ۵ فیصدی ٹھگی کرنے والے نے بھی ٹھگی کی ہے اور $\frac{1}{1000}$ حصہ ٹھگی کرنے والے نے بھی ٹھگی کی ہے۔ تقدس اور نجاست کا دل سے تعلق ہوتا ہے۔ اور جس طرح زیادہ نیکی بھی نیکی اور تھوڑی نیکی بھی نیکی سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح زیادہ بدی بھی بدی اور تھوڑی بدی بھی بدی سمجھی جاتی ہے۔ ممکن ہے کسی جگہ دوکاندار خود اس قسم کی حرکات نہ کرتے ہوں۔ اور باہر سے بے احتیاطی سے ہر قسم کا ناقص مال لے آتے ہوں۔ لیکن اس صورت میں بھی وہ بری نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر کوئی جاتا ہے اور خراس والے سے گندا آٹا لے آتا ہے تو یہ اسی کا قصور ہے۔ اگر گندہ آٹا تھا تو وہ کیوں لایا۔ اسے چاہیئے تھا کہ وہ نہ لاتا۔ اور اگر وہ ناقص مال سمجھ کر سستا لے آیا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ یہ بالواسطہ فائدہ اٹھاتا ہے۔ مثلاً دوسری جگہ سے اچھا آٹا خریدتا تو اس کے ۱۰۱ روپے خرچ ہوتے۔ لیکن جس خراس والے سے اس نے خریدا اسے ۱۰۰ روپے دینے پڑے تو اس صورت میں یہ بھی ٹھگ ہے۔ کیونکہ یہ دوسرے کی ٹھگی میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر اس قسم کی ٹھگی یہ خود نہیں کرتا بلکہ باہر سے ناقص سودا لاتا اور بیچتا ہے۔ تب بھی وہ ویسا ہی ٹھگ ہے جیسے اپنے ہاتھ سے آٹے میں مٹی ملانے والا۔ ولایت میں کئی چور ایسے ہیں جو یتیم بچوں کی پرورش کرتے اور پھر ان کے ذریعہ چوریاں کرواتے ہیں۔ اب کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ یتیم بچوں کے ذریعہ چوریاں کروانے کی وجہ سے کم چور ہیں۔ اگر خود چوری کرتے تو زیادہ چور ثابت ہوتے۔ وہ ویسے ہی چور ہیں جیسے اپنے ہاتھ سے چوریاں کرنے والے۔ اسی طرح جب تم خراس سے ناقص آٹا لاتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ وہ خراب ہے۔ تو تم ویسے ہی مجرم ہو جیسے اپنے ہاتھ سے آٹے میں مٹی یا ریت ملانے والا۔ پھر کئی لوگ بظاہر دیانتدار بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ مٹی نہیں ملاتے۔ لیکن جب گیہوں کو صاف کرنے کے لئے زمین پر پھیلاتے ہیں تو اسے پھٹکتے وقت جب جھاڑو دیں گے۔ تو پاؤ یا سیر کے قریب اس میں مٹی بھی ملا دیں گے۔ اور اپنی طرف سے یہ سمجھیں گے۔ کہ ہم تو بڑے دیانتدار ہیں۔ حالانکہ وہ دیانتدار نہیں ہوتے۔ اسی طرح بعض غلہ فروش کمیشن کے ایجنٹ غلہ خریدتے ہیں۔ تو اس میں ایک باریک غبار ملا دیتے ہیں۔ چونکہ لاکھوں کا غلہ ہوتا ہے۔ اس لئے ان کی یہ چالاکی چھپی رہتی ہے۔ اور ہر ایک کو اس کا پتہ نہیں لگتا۔ بعض لوگ غلے کو پانی کا چھینٹا دے دیتے ہیں تاکہ بوجھل ہو جائے۔ اسی طرح اگر کسی کو کچھ خریدنا ہوتا ہے۔ تو کہتا ہے میں نے اتنا مال لیا ہے۔ مگر تم کچھ بھی رعایت نہیں کرتے۔ اور اگر بیچنا ہوتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ کیا تم ہمارا گھر ہی لوٹ کر لے جاؤ گے۔

اسی طرح بمبئی کے بعض تجار کی نسبت تو عجیب روایات سنی جاتی ہیں کہتے ہیں کہ بعض تاجروں کے تین قسم کے باٹ ہوتے ہیں (۱) پورے وزن کے (۲) بھاری اور (۳) ہلکے۔ ان کے انہوں نے عجیب عجیب نام رکھے ہوئے ہیں۔ کسی کا نام سبحان اللہ رکھا ہوا ہوتا ہے۔ کسی کا نام استغفر اللہ اور کسی کا نام لاحول ولا قوۃ اور جس قسم کا کوئی آدمی دیکھتے ہیں اسی طرز کا اس سے سلوک کرتے ہیں۔ اگر ہوشیار آدمی ہوا تو اصل بٹہ نوکر کو لانے کا حکم دیا۔ اور وہ لفظ بول دیا جس سے اصل بٹوں کی طرف اشارہ ہوتا ہو۔ کوئی سادہ لوح آیا تو چھوٹے بٹے منگوا لئے

اسی طرح دھوکا باز عطاروں کا طریق ہے۔ کہ علاقہ میں کوئی وبا شروع ہو جائے اور حکیم لکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ مریض کو عرق گاؤزبان پلاؤ۔ تو ایک دیانتدار عطار تو بعض دفعہ کہہ دے گا کہ میرے پاس عرق مکو اور عرق گاؤزبان تیار نہیں۔ لیکن بددیانت عطار کہے گا میرے پاس دونوں چیزیں موجود ہیں۔ وہ پانی لے گا بوتل میں بھر دے گا اور کہے گا یہ عرق مکو ہے یہ عرق کاسنی ہے۔ یہ عرق گلاب ہے تم جو عرق بھی مانگو گے وہ اس کے پاس موجود ہو گا۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

لاہور میں لجنہ اماء اللہ کی کامیاب تربیتی کلاس

اختتامی تقریب میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی شرکت اور تقسیم انعامات

لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر انتظام منعقدہ تربیتی کلاس مورخہ ۲۹ جون ۶۲ء کو بخیر و خوبی نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئی یہ کلاس ۱۵ روز تک جاری رہی اور اس میں لاہور کے مختلف حلقہ جات کی کم و بیش پچاس طالبات (جن میں میٹرک ایف اے بی اے تک کی تعلیم یافتہ لڑکیاں شامل تھیں) بڑے ذوق و شوق سے شرکت کرتی رہیں ایک خاص پروگرام کے تحت روزانہ اہم دینی موضوعات پر لیکچر دینے اور نوٹس لکھوانے اور پھر امتحان لینے کا اہتمام کیا گیا جس کے لئے مرکز سلسلہ کی بھی بعض استانیاں تشریف لائیں یہ کلاس اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی لڑکیوں کو اہم دینی مسائل سے روشناس کرانے کے سلسلے میں بہت ہی مفید ثابت ہوئی

آخری دن ۲۹ جون کو کلاس کے اختتامی اجلاس میں شرکت کے لئے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھی ربوہ سے لاہور تشریف لائیں آپ اس کلاس کے انعقاد میں شروع سے آخر تک گہری توجہ اور دلچسپی کا اظہار فرماتی رہیں۔ اختتامی اجلاس کی کارروائی سعد دعامل بلڈنگ میں نو بجے صبح حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صدارت میں شروع ہوئی استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید کی جس کے بعد زکیہ چوہدری نے نظم پڑھی۔

بعد ازاں بیگم چوہدری غلام احمد صاحب نے اس کلاس کی رپورٹ اور اپنا ایک نوٹ پڑھکر سنایا جس میں اس کلاس کی کامیابی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا گیا تھا اور بتایا گیا تھا کہ کس طرح اس کلاس نے احمدی بچیوں کی توجہ کا رخ بدل ڈالا اور ان میں دینی امور کے ساتھ خاص دلچسپی اور لگاؤ پیدا ہوگیا رپورٹ میں بتایا گیا تھا کہ اس کلاس میں محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے نماز باترجمہ سکھانے اور بعض دعائیں یاد کرانے کے علاوہ تذکرۃ الشہادتین پڑھائی۔ استانی امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے وفات مسیح کے موضوع پر اور محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ نے تاریخ احمدیت پر لیکچر دیئے اور نوٹس لکھوائے مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل اور حافظ محمد اعظم صاحب نسیم نے مسئلہ نبوت پر روشنی ڈالی۔

بعدازاں طالبات کا امتحان لیا گیا اوّل دوم اور سوم آنے والی بچیوں کے نام یہ ہیں:۔

گروپ میٹرک	امۃ الحبیب	اوّل
	سیدہ منصورہ	دوم
	امۃ الرشید	سوم
ایف اے	زکیہ	اول
	عطیہ	دوم
	امۃ الشافی	سوم
بی اے	خالدہ شریف	اول
	منصورہ نواز	دوم
	طاہرہ نواز	سوم

رپورٹ پڑھی جانے کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے کامیاب ہونے والی طالبات کو اپنے دست مبارک سے انعامات و سندات عطا فرمائیں اس موقعہ پر آپ نے اپنی مختصر مگر اہم تقریر میں طالبات کو بہت سی بیش قیمت نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا کہ مرکز میں جو تربیتی کلاس منعقد ہوتی ہے بیرونی لجنات اس سے پوری طرح فائدہ نہیں اٹھا سکتیں اس کلاس میں جو لڑکیاں شامل ہوتی ہیں ان میں سے بہت کم ایسی ہیں جو واپس جاکر اپنے ہاں کی مستورات کو دینی مسائل سکھا سکیں اس لئے یہ مناسب سمجھا گیا کہ بیرونجات کے اہم مقامات پر بھی ایسی کلاسوں کا اجراء کیا جائے لاہور کی یہ تربیتی کلاس اسی سلسلے کا پہلا کامیاب اور امید افروز تجربہ ہے مجھے خوشی ہے کہ طالبات اور استانیات اور لجنہ اماء اللہ لاہور کی کارکنات سب نے بڑی توجہ محنت اور اخلاص کے ساتھ اس کلاس کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا آپ نے فرمایا طالبات کو چاہیئے اس کلاس میں جو کچھ پڑھایا گیا ہے اسے بنیاد بناکر وہ خود دینی مسائل کا مزید مطالعہ کرنے اور انہیں سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ اس کلاس کا مقصد پورا ہو۔ آپ نے فرمایا بے شک آپ دنیوی علوم اور ڈگریاں حاصل کریں مگر یہ بات ہمیشہ آپ کے ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ علوم و معارف کا حقیقی منبع قرآن مجید ہے اور اور قرآن مجید کو سمجھنے کا ملکہ پیدا کرنے کے لئے اس زمانہ میں کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا التزام کے ساتھ مطالعہ ازبس ضروری ہے ایسا کرنے سے معارف و علوم کے جو خزانے آپ کو ملیں گے وہ یقیناً کسی دنیوی یونیورسٹی یا کالج میں نہیں مل سکتے۔ یہی خزانے ہیں جو انسان کے اندر حقیقی معرفت اور حقیقی تقویٰ پیدا کرتے ہیں۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے بھی طالبات کو قیمتی نصائح فرمائیں آپ نے فرمایا طالبات کو چاہیئے کہ انہیں جو کچھ پڑھایا گیا ہے اسے بعد میں بھی بار بار پڑھیں تاکہ دینی مسائل اور علوم ان کے دماغوں میں راسخ ہو جائیں بعد ازاں دعا پر یہ بابرکت تقریب ختم ہوئی۔ لجنہ اماء اللہ لاہور کی یہ تربیتی کلاس محترمہ صاحبزادی امۃ العزیز بیگم صاحبہ نائب صدر لجنہ لاہور محترمہ زینب حسن صاحبہ جنرل سیکرٹری اور محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سیکرٹری تعلیم کی زیر نگرانی جاری ہوئی محترمہ ممتازہ نصراللہ صاحبہ شروع سے آخر تک اس کلاس کی انچارج کی حیثیت سے اپنے فرائض کو خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کرتی رہیں۔ بیگم چوہدری غلام احمد صاحب اور بیگم چوہدری نقی صاحبہ بھی اس کلاس کو کامیاب بنانے میں خاص دلچسپی لیتی رہیں اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اس موقعہ پر ربوہ سے جو استانیات تشریف لائیں ان کی موجودگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی غرض سے لاہور کے کئی حلقہ جات میں ان کے دوروں کا انتظام کیا گیا ہے محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ جنرل سیکرٹری ناصرات نے دارالذکر میں ناصرات کا ایک جلسہ کروایا محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ مدیرہ مصباح کی تحریک پر رسالہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے خاص طور پر کوشش کی گئی۔ غرض لجنہ اماء اللہ کی یہ تربیتی کلاس ہر لحاظ سے کامیاب رہی اللہ تعالےٰ اس کے نیک ثمرات پیدا فرمائے

انصار اللہ کا نقطۂ مرکزی

مجلس انصار اللہ کے قیام کی اصل غرض اراکین کی روحانی تربیت ہے مجلس کے لائحہ عمل کی ہر شق کا یہی ایک محور ہے پس

—— انصار اللہ کو نوافل ۔ ذکر الٰہی ۔ استغفار اور عبادات کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیئے

—— قرآن مجید، احادیث نبوی صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات کا بالالتزام مطالعہ کرنا چاہیئے۔

—— قیادت تعلیم کے زیر اہتمام قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحانات کا اہتمام اسی غرض سے کیا جاتا ہے تا انصار کو ان کے مطالعہ کا شوق پیدا ہو اور وہ انہی کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں اس لئے ان امتحانات میں انصار اللہ کو کثرت سے شریک ہونا چاہیئے

—— انصار کو روحانی تربیت کا مقصد عظیم کبھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا چاہیئے انہیں اپنے نفس کی تربیت، اہل و عیال کی تربیت اور احباب و اعزہ کی تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے (انہیں نیک باتوں کی تلقین کرتے رہنا چاہیئے) کیونکہ یہی اسلام کا اصل نقطہ مرکزی ہے

—— ماہنامہ انصار اللہ، انہی امور کی یاددہانی کے لئے قارئین کرام کی خدمت میں ہر ماہ حاضر ہوتا ہے پس انصار کو جہاں تربیت کیلئے محولہ بالا ذرائع سے کثرت سے کام لینا چاہیئے وہاں ماہنامہ انصار اللہ کا بھی باقاعدگی کے ساتھ مطالعہ کرنا چاہیئے کیونکہ ماہنامہ انصار اللہ ایسے بلند پایہ رسالہ میں بار بار انہی امور کو سامنے لایا جاتا ہے جو تربیت کے لئے مفید ہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعمیر فنڈ انصار اللہ

تحریک ابھی جاری ہے

اراکین مجلس انصار اللہ کے تعاون سے ربوہ میں مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر ہو چکی ہے ابھی کچھ کام باقی ہیں اس لئے مجلس شوریٰ کا یہی فیصلہ ہے کہ اس تحریک کو بند نہ کیا جائے البتہ اپنی خوشی سے حسب استطاعت اس میں چندہ دیتے رہیں اس لئے اراکین نوٹ فرمالیں کہ تعمیر فنڈ کی تحریک ابھی جاری ہے احباب کو حسب استطاعت اس میں ضرور حصہ لینا چاہیئے تاکہ ضروری کام بند نہ ہوں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ عنایت پور کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۶ جون ۶۲ء کو ہماری جماعت کا جلسہ ہوا رائے محمد حیات صاحب بھٹی نے صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ رات کے ۹ بجے اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت عزیز محمد امین متعلم جامعہ احمدیہ نے کی بعدہٗ قریشی شبیر احمد صاحب نے نظم پڑھی اس کے بعد مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب منگلا نے تقریر فرمائی۔

اس کے بعد مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نے "اسلام افریقہ میں" کے موضوع پر تقریر کی جس سے سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم انچارج اصلاح و ارشاد نے شان رسول عربی پر تقریر فرمائی اور آخر میں گیانی واحد حسین صاحب نے مبسوط تقریر کی جس کو اہل جلسہ نے بہت پسند کیا اور جلسہ خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا۔

رانا غلام محمد بھٹی

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ عنایت پور ضلع جھنگ

تاریخ اسلام

شاہان اسلام کی رواداریاں

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

(۵)

رامانج

اس تحریک کے بانی کا نام "رامانج" ہے۔ یہ تامل دیس کا رہنے والا تھا۔ اس تحریک کے تین پہلو ہیں۔ جن کی خود رامانج تبلیغ کرتا تھا۔

۱۔ ایک ازلی و ابدی ہستی ہے جو اپنی عمدہ صفات میں لا محدود ہے

۲۔ اس کو اپنی مخلوق کے ساتھ اتنی ہمدردی ہے کہ لوگوں کو دکھ اور گناہ سے نجات دلانے کے لئے مختلف مقدس شکلوں میں مجسم ہو کر ظاہر ہوتا رہتا ہے اور اس کو اپنی ہستی میں ضم ہونے کی دعوت دیتا ہے

۳۔ ہر ایک ملتجی یا تائب خواہ وہ کسی نسل یا پیشہ کا ہو عرفان تک پہنچ سکتا ہے۔

(مختصر تاریخ ہند)

بھگتی تحریک کی ان دفعات پر غور کرنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ یہ ایک اصلاحی تحریک تھی اور یہ کہ اس کی ترتیب میں عیسائیت اور اسلام دونوں سے مدد لی گئی ہے۔

رامانند

"رامانج" بارھویں صدی عیسوی کا ایک ہندو مفکر گزرا ہے۔ لیکن اس تحریک کو اس کے زمانے میں کوئی خاص فروغ حاصل نہیں ہوا ایک صدی کے بعد جب شمالی ہند پر "دولت تمسیہ" کا ڈنکا بج رہا تھا ایک شخص رامانند پیدا ہوا۔ اور اس نے شمالی ہند میں جہاں شاہان اسلام راج کر رہے تھے اس تحریک کو مقبول عام بنا دیا۔ کرشن چندر جی اور رام چندر جی کو اس تحریک کے بعد ہی ہندو دیومالا میں نمایاں جگہ ملی۔ اس سے پہلے ان دونوں بزرگ دیوتاؤں کا ہندو مندروں میں کوئی خاص مقام نہیں تھا۔ یہ تحریک ہندوستان میں "دولت تمسیہ" کے عہد سے پھلتی پھولتی رہی۔ حتیٰ کہ دولت مغلیہ کے عہد میں پہنچ کر یہ تحریک اپنے شباب پر پہنچ گئی اور اس تحریک کے دو مشہور پرچارک پیدا ہوئے۔ یعنی "سور داس جی" اور "تلسی داس جی" مقدم الذکر کرشن بھگت ہیں اور آخر الذکر رام بھگت"

بھگتی تحریک کا مقصد

بھگتی تحریک کا مقصد یہ تھا کہ اسلام کی روز افزوں ترقی روک دی جائے اور ہندوؤں کو یہ ذہن نشین کر دیا جائے کہ نجات حاصل کرنے کے لئے تبدیلی مذہب کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہر شخص اپنے اپنے مسلک پر رہ کر نجات حاصل کر سکتا ہے

نوایون اور لودھن

"نوایون اور لودھن" یہ دو ہندو جو سلطان فیروز شاہ تغلق اور سلطان سکندر لودھی کے زیر عتاب آئے۔ ان کا یہ قول تھا کہ

"اسلام حق است و دین من نیز درست است"

ترجمہ:۔ اسلام حق ہے۔ مگر میرا مذہب بھی درست ہے

یہ تحریک اشاعت اسلام کے رستے میں ایک سنگ گراں تھی۔ مگر اس کے باوجود کسی مسلمان بادشاہ نے اس پر پابندی نہیں لگائی اور یہ تحریک دولت تمسیہ سے لے کر دولت مغلیہ تک یعنی چھ سو سال تک مسلمان بادشاہوں کی موجودگی میں پھلتی پھولتی رہی۔ اس سے بڑھ کر سلاطین ہند کی رواداری کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

نوایون اور لودھن کے قتل کے اسباب

کہتے ہیں کہ نوایون اور لودھن کا قتل اسی تحریک سے وابستگی کی بنا پر ہوا مگر ہم ذرا سوچ سمجھ سے کام لیں تو معلوم ہوگا کہ یہ مذہبی قتل نہیں بلکہ سیاسی قتل تھا اس تحریک سے صرف یہی دو ہندو عہدہ دار تو وابستہ نہیں تھے۔ بلکہ یہ تحریک پورے ہندوستان میں مقبول عام ہو گئی تھی۔ اگر اسکے خلاف کوئی مواخذہ کیا جاتا تو لاکھوں آدمی زیر عتاب آتے۔

مسلمانوں کی رواداری

میں تو اس کے برعکس بعض قرائن کی بناء پر یہ خیال کرتا ہوں کہ مسلمانوں نے اس تحریک کی مخالفت کرنے کی بجائے اور حوصلہ افزائی کی۔ ایک مرتبہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوؤں کو پوجا پاٹ کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ

"ہر قوم راست راہے دینے و قبلہ گاہے"

کیا خواجہ صاحب کے اس قول سے بھگتی تحریک کی تائید نہیں ہوتی؟

غرض مسلمان بادشاہوں کے علاوہ صوفیاء اسلام نے بھی اس تحریک کی حوصلہ افزائی کی اور اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان بادشاہوں اور عوام نے ہمیشہ اس تحریک کی تائید کی جس سے اسلام کے جزئی مقصد کی بھی تائید ہوتی ہے مسلمان محمد بن قاسم کے وقت سے ہندوستان میں اخوت و مساوات کا پرچار کرتے چلے آ رہے ہیں۔ سندھ میں اسلامی حکومت کے قائم ہوتے ہی وہاں کے عام باشندوں نے یہ انقلاب دیکھا کہ سماج میں اونچ نیچ کی جو تفریق تھی وہ ختم ہو گئی۔ اب نیچ ذات کے ہندو بھی شہر میں اونچی ذات کے ہندوؤں کے محلہ میں گھر بنانے لگے۔ غروب آفتاب کے بعد جس طرح ٹھاکر اور پنڈت شہر پناہ کے اندر آ سکتے تھے اسی طرح اب نیچ ذات کا ایک ہندو بھی آنے جانے لگا۔ غرض اسلام ہندوستان میں آتے ہی بنی نوع انسان کی اس مقدس خدمت میں مشغول ہو گیا۔ اور محمد بن قاسم کے وقت سے لے کر دور لامرکزیت "دولت مغلیہ" اور سلطنت خداداد" کے زمانے تک مسلمان برابر ہندوؤں کی اس خدمت میں مصروف رہے مسلمان اپنے اس عظیم مقصد کی تائید میں جہاں جو چیز پاتے لے لیتے۔ مسلمانوں کے نزدیک "بھگتی کی تحریک" بھی اس قسم کی تھی۔ اس سے ہندو سماج میں مساوات قائم کرنے میں مدد ملتی تھی۔ اسلئے مسلمان بادشاہوں اور صوفیاء نے کبھی اسکی مخالفت نہیں کی۔

آریہ سماج کی تحریک

ہم اس زمانے میں آریہ سماج کی تحریک سے مسلمانوں کے طرز عمل کو سمجھ سکتے ہیں۔ آریہ سماج نے اسلام کے خلاف کتنا لٹریچر شائع کیا اسے کون نہیں جانتا۔ لیکن آریہ سماج کے ابتدائی جلسوں میں مسلمان علماء پیش پیش نظر آتے ہیں۔ صرف اس بناء پر کہ سوامی دیانند سرسوتی "بت پرستی کی مخالفت کرتے تھے اور مساوات کا پرچار کرتے تھے جس سے اسلام کے جزئی مقصد کی تائید ہوتی تھی

دور لامرکزیت

خاندان تغلق کے آخری دور میں ہندوستان میں لامرکزیت کا دور شروع ہو گیا۔ بعض لوگ اسی بناء پر سلطان محمد تغلق کو عاقبت نااندیش کہتے ہیں کہ اس نے دہلی کی آبادی دکن یعنی "دولت آباد" منتقل کر کے علماء، صوفیاء اور عوام پر بڑا ظلم کیا۔ لیکن جب ہم اس انتقال مکانی کا نتیجہ دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آبادی کا یہ انتقال بڑے گہرے منصوبے کے ماتحت کیا گیا تھا اس کے بعد ہی دکن اسلامی تہذیب و تمدن سے متعارف ہوا اور ہندوستان کے اس دور افتادہ خطہ میں اسلامی علوم و حکمت کی روشنی پھیلی۔

ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ دور لامرکزیت میں جو علاقائی حکومتیں قائم ہوئیں۔ انہوں نے رواداری کی کیا مثالیں قائم کیں۔

تو واضح ہو کہ دولت تغلق اور لودھیوں کے آخری دور میں کشمیر، جونپور، دکن، سندھ اور گجرات میں علاقائی حکومتیں قائم ہوئیں ان علاقائی خود مختار بادشاہوں نے رواداری کی جو مثالیں قائم کیں۔ وہ پنڈت جواہر لال نہرو کی زبانی سنئے۔ آپ "تلاش ہند" میں لکھتے ہیں کہ

جونپور کی حکومت

حملہ تیموری کے بعد جونپور میں ایک چھوٹی سی اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ اس سلطنت میں ہندی کو بہت فروغ ہوا۔

کشمیری حکومت

آپ کشمیر کے زین العابدین کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"مسلمان بادشاہ زین العابدین کو دینی رواداری۔ قدیم تمدن اور سنسکرت علوم کی سرپرستی میں مقبولیت حاصل ہوئی"

سرکاری زبان

پھر تاریخ سے یہ بھی ثابت ہے کہ دکن کی بہمنی سلطنت کے زمانے میں ایک مرتبہ ہندی سرکاری زبان بنائی گئی۔

دولت مغلیہ

لودھیوں کے بعد ہندوستان میں سلطنت مغلیہ کا آفتاب اقبال طلوع ہوا "ابراہیم لودھی" کے زمانے میں شہنشاہ ظہیر الدین بابر نے ہندوستان پر حملہ کیا۔ ابراہیم لودھی میدان جنگ میں مردانہ وار مقابلہ کرتا ہوا مارا گیا اور شہنشاہ بابر ہندوستان کے تاج و تخت کا مالک ہو گیا۔ اس کے بعد ہمایوں اس کے تخت کا وارث ہوا۔ مگر اس سے پیشتر کہ دونوں بادشاہوں کو یہاں اپنا جوہر حکمرانی دکھانے کا موقعہ ملتا۔ ہندوستان کے تخت پر "شیر شاہ" سوری کا قبضہ ہو گیا۔

درخواست دعا

میرے مخلص بھائی جمعدار بدر عالم صاحب حال ایبٹ آباد اپنے رشتہ داروں سمیت بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات دور فرمائے۔

خاکسار چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ

پشاور

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

سیدنا حضرت اقدس خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اس سلسلہ میں جن مخلصین نے حصہ لیا ہے ان کی تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نوٹ:۔ پانچ روپیہ سے کم ادائیگی کرنے والوں کے نام شائع نہیں کئے گئے۔

۴۵۱۔ مکرم عبدالواحد صاحب محلہ دارالبرکات ربوہ ۵-۰۰
۴۵۲۔ مکرم عبدالواسع صاحب " ۵-۰۰
۴۵۳۔ مکرم شریف احمد صاحب احمد نگر ضلع جھنگ ۵-۰۰
۴۵۴۔ مکرم حکیم فتح محمد صاحب ڈگری ضلع تھرپارکر (سندھ) ۱۸-۰۰
۴۵۵۔ مکرم سید عبدالرحیم دارالرحمت وسطی ربوہ ۱۰-۰۰ منجانب والد مرحوم
۴۵۶۔ مکرم فتح محمد خاں صاحب سابق پٹواری حال کراچی ۱۰-۰۰
۴۵۷۔ مکرم کاپٹن چراغ الدین صاحب کوہاٹ ۳۸-۰۰
۴۵۸۔ مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب ہاڑی ضلع ملتان ۲۰-۰۰
۴۵۹۔ مکرم غلام محمد صاحب ملتانی معلم وقف جدید ربوہ ۵-۰۰
۴۶۰۔ احباب جماعت احمدیہ منٹگمری بذریعہ مکرم ملک نذیر احمد خاں صاحب ۲۰-۳۵
۴۶۱۔ مکرم دوست محمد صاحب اسٹیشن نول ۱۰-۰۰
۴۶۲۔ احباب جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم فضل الرحمن صاحب ۵-۰۰
۴۶۳۔ احباب جماعت احمدیہ گھیاٹ میانی ضلع سرگودھا بذریعہ مکرم محمد جلیل الرحمن صاحب ۱۱-۰۰
۴۶۴۔ مکرم مرزا منشاد احمد صاحب ہیلاں ضلع گجرات ۳۰-۰۰
۴۶۵۔ احباب جماعت احمدیہ منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ۱۹-۵۰
۴۶۶۔ مکرم حکیم محمد یعقوب صاحب گگو ضلع منٹگمری ۷-۰۰
۴۶۷۔ نفس ٹرانسپورٹ کمپنی تونی ضلع لاہور بذریعہ چوہدری غلام رسول صاحب ۲۷-۱۹
۴۶۸۔ محترمہ فضل بیگم صاحبہ زوجہ قریشی ضیاء الدین صاحب رام گلی لاہور ۱۰-۰۰
۴۶۹۔ مکرم چوہدری عنایت الرحمن صاحب ٹنڈو الہ یار ضلع حیدرآباد (سندھ) ۵-۰۰
۴۷۰۔ مکرم نذیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر محمود آباد فارم (سندھ) منجانب والدہ صاحبہ ۵-۰۰

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

ایک سیکرٹری تحریک جدید کی طرف سے معین رپورٹ

جماعت کے عہدیداران کی طرف سے تحریک جدید کے مالی جہاد کے سلسلہ میں مساعی کی جو رپورٹیں مرکز میں موصول ہوتی ہیں وہ اکثر غیر معین ہوتی ہیں لہذا نمونہ کے طور پر ذیل میں مکرمی عبدالغفار صاحب سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ جہلم شہر کی رپورٹ کا اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"گزشتہ سال اور سال رواں کے وعدہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

سال ۲۷	سال ۲۸	سال ۱۷	سال ۱۸
۷۰۵-۹۱	۶۹۱-۷۵	۸۶۴-۳۳	۱۱۷۹-۵۶

امسال دور دوم کے وعدہ جات میں گزشتہ سال کی نسبت ۳۱۴/۲۳ روپے اضافہ ہوا۔ مجموعی طور پر کل اضافہ ۳۰۰.۵۷ روپے ہوا"۔

قارئین کرام دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ جہلم کی جماعت کو پیش از بیش خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرماتا رہے جملہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ جب مالی امور پہ رپورٹ بھجوایا کریں تو وہ نتائج کی معین رپورٹ بھی اس میں درج فرمایا کریں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

جماعت احمدیہ جل بھٹیاں کا سالانہ تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۵ جون ۶۲ء کو ۵ بجے بعد نماز عصر سے شروع ہو کر ۱۲ بجے رات تک ہمارا سالانہ جلسہ خدا تعالیٰ کے فضل سے منعقد ہوا۔ مکرم مولانا احمد خاں صاحب نسیم کی زیر صدارت مکرم مولوی عزیز الرحمن صاحب آف منگلہ و مکرم گیانی واحد حسین صاحب فاضل و مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ افریقہ و مکرم مولوی محمد حسین صاحب نے تربیتی تقاریر فرمائیں علاقہ کے احمدی اور دیگر احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ آمین

(رائے سجاول خان بھٹی پریذیڈنٹ جل بھٹیاں ضلع جھنگ)

ولادت: میرے بھانجے عزیزم مبارک احمد پراچہ ابن محمد حیات صاحب پراچہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳/۶/۶۲ بروز ہفتہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔

لازوال زندگی حاصل کرنے کا ایک گُر

اللہ تعالیٰ اپنی کلام پاک قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ یعنی نیک اور مناسب حال اعمال باقی رہنے والی اشیاء ہیں اس ارشاد خداوندی پر عمل کر کے انسان وفات کے بعد بھی زندہ رہ سکتا ہے گویا کہ اعمال صالح بجالانے سے انسان دائمی زندگی پاتا ہے چنانچہ اس ضمن میں ہمارے آقا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے اسلام کی اشاعت کے لئے بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کا کام ایک وسیع پروگرام کے ماتحت شروع فرمایا ہوا ہے اس مہم میں حصہ لینا بہترین عمل صالح ہے جو دائمی زندگی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اس سلسلہ میں ایک قابل رشک مثال محترمہ رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ کی وصیت میں نظر آتی ہے جو دفتر ہذا میں ان کے برادر چوہدری علم الدین صاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی صادق آباد کے ذریعہ پہنچی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمشیرہ رحمت بی بی مرحومہ زوجہ غلام حسین کی وصیت تھی کہ میرے مرنے کے بعد میرے زیور بیچ کر بیرون مسجد فرینکفورٹ کو دے دیویں۔ اس لئے زیور کی قیمت فروخت کر کے مرکز کو بھیج دی ہے"۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مرحومہ بہن کے درجات کو بلند کر کے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ (آمین)

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم نور احمد صاحب ناصر محلہ دارالیمن اپنے کسی ضروری کام کے لئے لائل پور گئے تھے ان کے والدین کی ایک ضروری چٹھی آئی ہوئی ہے لہذا جس دوست کو ان کا علم ہو یا اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں فوراً اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔

(محمد اکرم قائم کارکن دفتر بیت المال)

درخواستہائے دعا

۱۔ میری والدہ صاحبہ آنکھ میں کالا موتیا بند اترنے کی وجہ سے بغرض اپریشن ڈسکہ ہسپتال میں داخل ہیں اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عابدہ شاہین بنت خواجہ محمد شریف صاحب گوجرانوالہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ قریباً ایک سال سے دماغی خرابی کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری برکت علی نونڈی جھنگلاں حال چک ۲۲ اہلوی ڈاکخانہ خاص ضلع کیمبلپور)

۳۔ مکرم فضل دین صاحب لدھیانوی ملیانوالہ ضلع سیالکوٹ کئی روز سے کھانسی وغیرہ کی وجہ سے بیمار ہیں احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔ (محمود اختر دفتر انصار اللہ مرکزیہ)

۴۔ میرے پاؤں میں موچ آگئی ہے شدید درد میں مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت یاب فرماوے۔ (غلام احمد اڈہ انچارج طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹیڈ سب آفس ربوہ)

۵۔ میری ہمشیرہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ محمود احمد علی پور گیلواں ضلع مظفر گڑھ نشتر ہسپتال ملتان میں سخت بیمار ہیں۔ دوست درد دل سے دعا فرماویں۔ (ماسٹر بشیر احمد قائد ضلع مظفر گڑھ)

۶۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد عبدالرشید صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ عموماً بیمار رہتی ہیں احباب دعا فرمائیں خداوند کریم کامل صحت دے۔ (تنویر رشید، ہیڈ نیچر اقبال روڈ کوئٹہ بلوچستان)

۷۔ میری بڑی بہن اور ان کا چھوٹا بچہ پشاور میں بہت بیمار ہیں احباب کی خدمت میں ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مبشر احمد سالار والہ ضلع لائلپور)

۸۔ مکرم شیخ رفیع الدین احمد صاحب سیکرٹری وصایا کراچی کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ ایک آنکھ تو بذریعہ اپریشن درست ہو چکی ہے مگر دوسری آنکھ ابھی متورم ہے امروز فردا میں پٹی کھلنے پر اصل کیفیت معلوم ہو سکیگی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی دوسری آنکھ کو بھی شفا اور بینائی عطا فرمائے "تا شیخ صاحب اطمینان سے سلسلہ کے کاموں کی طرف متوجہ ہو سکیں"۔ (قاضی عبدالرحمن سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

نومولود مکرم میاں عبدالرحیم صاحب پراچہ آف ملتان کا نواسہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ خداوند کریم نومولود کو نیک صالح، خادم دین لمبی عمر پانے والا اور والدین کے لئے حقیقی معنوں میں قرۃ العین بنائے۔ آمین۔ (محمد احسن قریشی سرگودھا)

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں قیمت مکمل کورس انیس روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو مزید تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں
(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۶۳۰ ۔ میں رفیعہ بیگم زوجہ چوہدری منصور احمد صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت چوہدری منصور احمد صاحب ماڈرن موٹرس ورکس وکٹوریہ روڈ کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۔ ۱۔ میرا حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۷۰۰۰ روپے ہے میرا زیور بتفصیل ذیل ہے ۔ ۱۔ گلوبند طلائی ۲ عدد وزن ۵ تولہ ۔ ۲۔ کڑے طلائی ۴ عدد وزن ۱۰ تولہ ۔ ۳۔ چوڑیاں طلائی ۸ عدد وزن ۱۲ تولہ ۔ ۴۔ کانٹے طلائی ۲ جوڑی وزن ۳ تولہ ۔ ۵۔ انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد وزن ۲ تولہ جملہ وزن ۳۲ تولہ قیمت ۴۱۶۰ روپے ہے ۔ ۶۔ گلوبند نقرئی ۱ عدد وزن ۷ تولہ ۔ ۷۔ کانٹے نقرئی ۲ عدد وزن ۴ تولہ ۔ ۸۔ کڑا نقرئی ۱ عدد وزن وزن ۴ تولہ ۔ ۹۔ انگوٹھی نقرئی ۱ عدد وزن ½ تولہ ۔ ۱۰۔ سنگھار بکس نقرئی ۱ عدد وزن ۶۰ تولہ ۔ جملہ وزن ½۷۵ تولہ قیمت -/۱۵۱ روپے ہے ۔ کل میزان -/۴۳۱۱ روپے ہے (زیورات طلائی و نقرئی) اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنے حق مہر اور زیورات کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میری کوئی آمد ہوئی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۳۰ اپریل ۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ رفیعہ بیگم ۔ گواہ شد منصور احمد کاہلوں وصیت ۱۹۰۸۶ خاوند موصیہ ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

نمبر ۱۶۶۳۱ ۔ میں ملک نیاز احمد ولد ملک الٰہی بخش صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۵ء ساکن 219 B ۔ کیمپ نمبر ۲ P.A.F ماری پور کراچی ۱۳ ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳ جنوری ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے ۔ میرا ایک مشترکہ باغ دو بیگھہ زمین موضع بھوٹا پور ضلع مظفر گڑھ میں ہے جس میں میرا حصہ ۱/۹ ہے ۔ اس زمین کی قیمت دو صد روپے فی بیگھہ ہے اور اسکی سالانہ آمد جو میرے حصہ کی ہے وہ مبلغ ایک صد روپے ہوتی ہے ۔ ۲۔ میری ایک مشترکہ زرعی زمین ۲۷ بیگھہ موضع سلطان کھر تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں مبلغ -/۵۲۲۵ روپے میں خرید کی ہے جس میں ہم تین بھائی حصہ دار ہیں یعنی اس میں میرا حصہ ۱/۳ ہے اس زمین میں سے ابھی کوئی آمد نہیں ہوئی کیونکہ یہ حال ہی میں خرید کی گئی ہے ۔ جو آمد ہوگی اطلاع کردوں گا میں مندرجہ بالا جائداد میں سے اپنے حصہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میں ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مع الاؤنس -/۲۸۰ روپیہ اور پنشن -/۲۰ روپے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی فقط ۱۳ جنوری ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد نیاز احمد بقلم خود ۔ گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

نمبر ۱۶۶۳۲ ۔ میں سلیم الدین عباسی ولد ماسٹر امین الدین عباسی صاحب قوم عباسی پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۵۲۵ رنچھوڑ لائنز سوتار اسٹریٹ کراچی ۲ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے ۔ میں تعلیم حاصل کرتا ہوں اور مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی ۔ فقط ۲۴ مارچ ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۔ العبد سلیم الدین عباسی ۔ گواہ شد امین الدین عباسی والد موصی گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن کراچی ۔

نمبر ۱۶۶۳۳ ۔ میں رسول بی بی عرف رسول بیگم ثریا بنت منگتا صاحب قوم ارائیں پیشہ طالب علمی عمر ½۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۶۰ء ساکن لیڈی ڈفرن ہسپتال کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے اور نہ ہی میرا کوئی زیور ہے ۔ میں لیڈی ڈفرن ہسپتال کراچی میں نرسنگ کی ٹریننگ لے رہی ہوں اور مجھے ماہوار وظیفہ مبلغ -/۷۰ روپے ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتی رہوں گی اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی ۔ فقط ۱۷ اپریل ۱۹۶۲ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم الامۃ رسول بی بی عرف رسول بیگم ثریا بقلم خود گواہ شد غلام احمد فرخ مربی سلسلہ احمدیہ کراچی ۔ گواہ شد شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی ۔

مقصدِ زندگی
و
احکامِ ربانی
اسّی صفحہ کا رسالہ بزبان اردو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تاریخ بڑھ گئی
اکتوبر کی قرعہ اندازی میں شرکت کیلئے اب آپ ۱۶ جولائی تک انعامی بونڈ خرید سکتے ہیں
سلسلہ ایس جاری ہے
زیادہ سے زیادہ انعامی بونڈ خریدیئے اور انعام حاصل کرنے کے امکانات بڑھایئے ۔ اپنے بونڈ اپنے پاس رکھئے تاکہ آپ آئندہ قرعہ اندازیوں میں شریک ہوسکیں

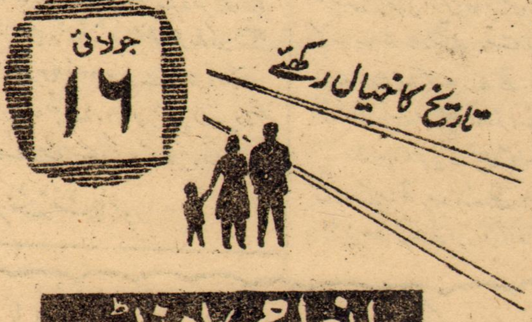

انعامی بونڈ
کنبہ کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچایئے • قوم کی خوشحالی کیلئے روپیہ بچایئے
NS/PB-1-A

حصولِ آزادی پر الجزائر کو مبارکباد اور ہر میدان میں پُرخلوص تعاون کی پیشکش

صدر ایوب کی جانب سے یوسف بن خدہ کے نام تہنیتی پیغام ٥ قومی اسمبلی کی طرف سے مبارکباد

راولپنڈی ۵ر جولائی۔ پاکستان نے الجزائر کو آزادی کے حصول پر مبارکباد دی ہے اور ہر میدان میں اسے پرخلوص تعاون کی پیشکش کی ہے۔ اس سلسلے میں صدر ایوب نے آزاد الجزائری حکومت کے سربراہ مسٹر یوسف بن خدہ کو پیغام تہنیت بھیجا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے الجزائر کے بہادر بوڑھی باشندوں کو حصول آزادی پر مبارکباد دی ہے اور وزیر خارجہ نے اسمبلی میں بیان دیتے ہوئے اس نئی آزاد مسلم قوم کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔

صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے مسٹر یوسف بن خدہ کو جو پیغام بھیجا ہے اس کا متن درج ذیل ہے۔

رائے شماری میں زبردست کامیابی کے بعد الجزائر کو جو آزادی حاصل ہوئی ہے اس مبارک اور پرمسرت موقع پر میں الجزائر کی حکومت اور عوام کو پاکستان کی حکومت اور عوام کی جانب سے قلبی تہنیت اور انتہائی پرمحبت اور پرخلوص ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اس عظیم ملک کے آزادی سے بہرہ یاب ہونے پر ہم الجزائریوں کی مسرتوں میں برابر کے ساجھی ہیں۔ الجزائر اور پاکستان کے متعدد نظریات اور روایات ایک جیسی ہیں۔ دونوں ملک فرد کے وقار اور آزادی پر یقین رکھتے ہیں اور مختلف

ممالک کے درمیان دوستی اور آشتی کے قیام کے خواہاں ہیں ہمیں یقین ہے کہ الجزائر قیام امن اور افریقہ بلکہ ساری دنیا کے ممالک میں خیرسگالی کے فروغ کے لئے اہم کردار ادا کرے گا ہماری انتہائی مخلصانہ دعا ہے کہ الجزائر مستحکم و قوی ہو۔ اقتصادی لحاظ سے ترقی حاصل کرے اور خوش حال ہو۔"

ولادت

میرے بھائی عزیزم شیخ شمس الحق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۲ ۷/۶۲ کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام انوار الحق تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اسے ہمارے خاندان کے لئے بابرکت وجود بنائے اور صاحب عمر اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(شیخ نور الحق محلہ دارالبرکات ربوہ)

نوٹ:۔ مکرم شیخ نور الحق صاحب نے اس خوشی میں ایک مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(مینیجر)

درخواستِ دعا

میرے بڑے بھائی چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش حلقہ ناصر آباد قادیان کی اہلیہ محترمہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ فی الحال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت درویشان قادیان سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرماوے۔

(چوہدری عطاء اللہ چیمہ لائلپور)

۲۔ بی اے، بی۔ ایس سی سال دوم کے امتحانات ان دنوں ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت، بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ہماری نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

طلباء بی اے۔ بی ایس سی سال دوم
تعلیم الاسلام کالج ربوہ

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

اس وقت غیر اقوام نے دنیوی ساز و سامان سے سائنس سے فلسفہ سے اور طرح طرح کے ہتھیاروں سے اسلام پر حملہ کیا ہوا ہے آؤ سب میدان میں نکل آؤ سب کے سب متحد ہو کر دجال کے مقابلہ میں آجاؤ۔ دشمن کے مقابلہ میں بنیان مرصوص بن جاؤ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کا جھنڈا لہرایا ہے جس کا سایہ آج دنیا کے تمام کناروں پر پڑ رہا ہے۔ آؤ سب اس جھنڈے کے نیچے جمع ہو جاؤ۔

(باقی)

پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل ورکس کے لئے برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۶۳ء ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس کی اساس پر لیبر اور میٹریل پرسنٹیج ریٹ پر سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ زیر دستخطی ٹنڈر مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے بہ ادائیگی ایک روپیہ فی کاپی ۱۴ر جولائی ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک دستیاب ہو سکتے ہیں۔ ساڑھے بارہ بجے تک وصول کرے گا یہ اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت معہ ٹنڈر پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے
۱۔	سب ڈویژن ۱ لاہور (ا) ورکس زون ۱ ۵W / اوکاڑہ اور ۵W / قصور کے سیکشن میں۔	-/۹۰۰۰ روپے	-/۱۰۰ روپے
	سب ڈویژن ۳ لاہور (ب) ورکس زون نمبر ۲ ۵W / لاہور کے سیکشن میں۔ مشتمل بر برٹ انسٹی ٹیوٹ کالونی معہ لاہور سٹیشن کے جنوبی حصہ میں واقع تمام عمارتیں	-/۹۰۰۰ روپے	-/۱۰۰ روپے
	(ج) ورکس زون نمبر ۴ ۵W / ۲ لاہور اور ۵W / بد وملہی کے سیکشن میں۔	-/۹۰۰۰ روپے	-/۱۰۰ روپے

۲۔ صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ٹنڈر دیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست پر نہیں ہیں انہیں ۱۴ر جولائی ۱۹۶۲ء سے پیشتر اپنے نام رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۳۔ مفصل شرائط و تصریحات اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ۱۴ر جولائی ۱۹۶۲ء سے پیشتر ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس جمع کرا دیں ٹھیکیداروں کو پرسنٹیج ریٹ پورے ہندسوں میں دینے چاہئیں آنے پائیوں میں دئے ہوئے ریٹ مسترد کر دئے جائیں گے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

چوہدری سلطان احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں وفات پاگئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ خبر نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ محترم چوہدری سلطان احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کھاریاں دو روز کی مختصر علالت کے بعد مورخہ ۳ر جولائی ۶۲ء نماز مغرب کے وقت وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کا جنازہ ۴ر جولائی کو ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ میں صدر انجمن و تحریک جدید کے کارکنان کے علاوہ بہت سے مقامی دوست شریک ہوئے۔ آپ نہایت مخلص۔ مخیر اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے بے لوث محبت کرنے والے تھے۔ احباب آپ کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آپ کے پسماندگان میں صرف ایک لڑکی ہے۔

خدام الاحمدیہ کھاریاں کے بہت سے افراد اور مربی سلسلہ احمدیہ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب جنازہ کے ساتھ ربوہ آئے تھے۔ احباب ان دوستوں کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (قائد خدام الاحمدیہ مجلس کھاریاں)

۱۵ر جولائی ——یوم ماہنامہ انصار اللہ بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے دوستوں کو بھی خریدار بنائیے۔
سالانہ چندہ پانچ روپیہ صرف
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)